کوئی تو لمحہ ہو جب زندگی سفر میں نہ ہو
چراغ گھر میں جلے شامِ رہ گزر میں نہ ہو

اِنہیں ہمیشہ ہی رہتا ہے دستکوں سے گریز
مِری ہی رُوح کہیں میرے بام و در میں نہ ہو

اُسے تلاش کیا جائے دستِ خالق میں
کمی جو نقش میں لگتی ہے نقش گر میں نہ ہو

مری ہی خو میں نہ ہو اُس کی رنجشوں کا سبب
یہ فاصلہ کہیں میرے ہی بال و پر میں نہ ہو

ہَوا چلی بھی نہیں اور لڑکھڑانے لگی
دیے کی لَو مہ و خورشید کے ہی ڈر میں نہ ہو